ہر درد کی دوا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

مؤلف:

فقیہ العصر مفتی ابوبکر صدیق القادری الشاذلی حفظہ اللہ

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ

ہر درد کی دوا ہے

صل علی محمد

عرض مدعا

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہ وأصحابہ وأھل بیتہ وذریتہ أجمعین.

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل ایک دینی وفلاحی ادارہ ہے جوکہ مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمٰن دام ظلہ العالی کی زیرصدارت متعدد دینی وفلاحی کام کررہا ہے، الحمدللہ اس سلسلے میں ادارے کی جانب سے عامۃ المسلمین کی فلاحِ دارین کے لئے مفت سلسلہء اشاعتِ کتب کا اہتمام کیا گیا ہے، جس کے تحت ہر ماہ مختلف دینی واصلاحی موضوعات پر مشتمل ایک کتاب شائع کر کے مفت تقسیم کی جاتی ہے، اس سلسلے میں اب تک تین کتب شائع کی جاچکی ہیں اور یہ چوتھی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اب تک جو کتب شائع ہوئیں درج ذیل ہیں:

(۱)''بہار میلاد''

ازعلامہ مفتی الیاس رضوی دام ظلہ العالی مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم کراچی۔

(۲)''شان غوث اعظم''رحمۃ اللہ علیہ

ازفقیہ العصر علامہ مفتی محمد ابوبکر صدیق قادری شاذلی

(۳)''صحیح البخاری اورعقیدۂ علم غیب''

ازعبدالقادر قادری رضوی استاذ الحدیث دارالعلوم نعیمہ کراچی۔

جوحضرات ''فلاح دارین'' کے اس سلسلہ کے ممبر بننا چاہیں وہ ایک سال کے ڈاک کا خرچہ 150 روپے بھیج کر اس کے ممبر بن سکتے ہیں۔ان شاء اللہ ہر ماہ ایک کتاب ان کے ایڈریس پر روانہ کر دی جائے گی اور جوحضرات اس سلسلے میں تعاون کرنا چاہیں وہ درج ذیل نمبر پر فون کر کے رابطہ کر سکتے ہیں:

موبائل: 0333-3786913 ادارہ: طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَآلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

مُقَدِّمَة

الحمد للّٰه ربّ العالمين والصلاة والسلام على سيّدنا ومولانا محمد وعلى آله وأصحابه وبارك وسلّم دائماً بدوام ملك اللّٰه والعاقبة للمتقين.

أما بعد:

اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم سے راقم الحروف کو اس مختصر کتاب کی تالیف کا شرف حاصل ہوا۔ اس عظیم احسان پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اس تالیف کا سبب یہ ہوا کہ راقم الحروف مشہور زمانہ دعا ''حزب البحر'' یعنی دعاء شاذلیہ کے فضائل وبرکات کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا؛ لہٰذا اس سلسلے میں انٹرنیٹ پر کتب تلاش (search) کررہا تھا، دوران سرچ مختلف کتب نگاہوں سے گذریں جن میں سے عربی زبان میں ایک کتاب مستطاب ''تلخیص المعارف فی ترغیب محمد عارف'' بھی ہے، اس کتاب کے مصنف عارف باللہ علامہ حسن حلمی الحجیؒ ہیں، کتاب ہٰذا کے تیسرے باب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے درود شریف کی فضیلت نہایت ہی پر اثر انداز میں بیان فرمائی اور گذشتہ زمانے کے بزرگان دین رحمہم اللہ کی درود شریف سے متعلق لکھی گئی کتب کا نچوڑ نہایت ہی جامع اور خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے، اس باب کو پڑھ کر راقم الحروف نے ارادہ کیا کہ اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اردو خواں طبقہ بھی اس سے مستفید ہوسکے اور اپنے آقا و مولا محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک بھیج کر سعادت دارین حاصل کرے، راقم الحروف نے فرصت ملنے پر اس باب کا ترجمہ کیا، اس ترجمہ کے چند اوراق اپنے بعض احباب کے سامنے پڑھے تو انہیں بہت پسند آئے اور درود وسلام کے فضائل سن کر ہمارے ایک دوست سعد بن مسعود زید مجدہ نے تو اسی وقت کثرت درود وسلام کا ارادہ کر لیا، بہر حال ترجمے کی تکمیل کے بعد دل میں خیال آیا کہ اس کے ساتھ عارف باللہ عاشق رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علامہ سید محمد حقی نازلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "خزينة الأسرار" کے باب فضائل درود وسلام کو بھی شامل کردیا جائے تاکہ قارئین کے لئے زیادہ فائدہ مند ہو، راقم الحروف نے "خزينة الأسرار" کا ترجمہ شروع کردیا، ترجمہ کی تکمیل کر کے یہ اوراق مفتی محمد علی زیدہ مجدہ کے حوالے کردیئے تاکہ وہ ان کو ٹائپ کرلیں، اسی دوران راقم الحروف کے پاس محترم المقام علامہ ابن علامہ، مفتی ابن مفتی، مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ مفتی محمد جان نعیمی دام ظلہ العالی کی جانب سے فضائل درود وسلام پر مبنی دو کتب بطور تحفہ آئیں، ان میں سے ایک "الصِلات والبُشَر في الصَّلاة على خيرِ البَشَر" تھی جو کہ شیخ الاسلام مجد الدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور دوسری "جامع الصلوات" تھی جو کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف کردہ ہے، راقم الحروف نے اس موقع پر درود شریف کے فضائل پر مبنی ان کتابوں کا بطور تحفہ ملنے کو زبردست تائید خداوندی شمار کیا، چنانچہ ارادہ کرلیا کہ اس کتاب میں مزید اضافہ کیا جائے؛ لہٰذا ان دونوں کتب اور دیگر کتب کی ورق گردانی کرنے کے بعد چار ابواب کا اضافہ کردیا:

(۱) درود شریف کی شرعی حیثیت

(۲) وہ مقامات جہاں درود پڑھنا افضل ہے

(۳) وہ مقامات جہاں درود پڑھنا منع ہے

(۴) درود و سلام نہ پڑھنے پر وعید

اس طرح سے یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے، اس کتاب کو طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے شائع کیا جا رہا ہے تا کہ عوام مسلمین کو ایسا لٹریچر مفت پہنچایا جا سکے کہ جس سے ان کے دلوں میں نبی آخر زمان محبوب رب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہو اور ان کے عقائد واعمال کی اصلاح ہو سکے، اگر کوئی اور صاحب دل اس کتاب کو چھپوانا چاہے تو وہ طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

موبائل: 0333-3786913

محمد ابوبکر صدیق قادری شاذلی غفر لہ ولمن والدیہ

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ ۲۰ اپریل ۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

درود شریف کی شرعی حیثیت

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب : ٥٦].

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے ابتدائی حصے میں اللہ جل شانہ نے خود اپنے اور فرشتوں کی صلوٰۃ (درود) کا ذکر فرمایا ہے اور صلوٰۃ کا معنی عرف عام میں درود کیا جاتا ہے البتہ علماء کرام نے مختلف مواقع کے اعتبار سے صلوٰۃ کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں مثلاً، دعا، استغفار، برکت، قرأت اور رحمت؛ اسی لئے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اس کے مختلف معنی بیان فرمائے، شیخ الاسلام مجد الدین فیروزآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الصلاۃ والبشر" میں متعدد اقوال نقل فرمائے ہیں، جن میں سے چند رقم کیے جاتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"مفسرین نے اس آیت کے لفظ ﴿يُصَلُّونَ﴾ کی تفسیر میں یبرّکون فرمایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برکات نازل فرماتا ہے اور فرشتے برکت کے نازل ہونے کی دعا کرتے ہیں، اس قول کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت

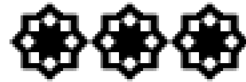
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حکایت کیا ہے، امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمانا ہے اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا کرنا ہے، امام ابوالعالیہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثناء بیان کرنا ہے اور فرشتوں کا دعا کرنا ہے، امام ماوردی نے امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا کہ اللہ کا درود بھیجنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مغفرت کرنا ہے اور فرشتوں کا درود بھیجنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے، ابن الاعرابی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے سے مراد رحمت کرنا ہے اور انسانوں اور دیگر مخلوقات مثل فرشتے، جنات کے حق میں درود بھیجنے سے مراد رکوع، سجود، دعا اور تسبیح کرنا ہے، پرندوں اور جانوروں کے حق میں درود سے مراد تسبیح کرنا ہے، ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر درود بھیجنے سے مراد ان کو معاف کرنا، ان پر رحم کرنا، ان پر برکات نازل کرنا اور ان کی دنیا وآخرت میں عزت دینا ہے۔

بہر حال مشہور معنی یہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے مراد رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں دعائے استغفار کرنا ہے اور مؤمنین کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول رحمت کی دعا کرنا ہے۔

اسی آیت مبارکہ کے اگلے حصہ میں مؤمنین کو درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے، جس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر مسلمان پر زندگی بھر میں اپنے آقا ومولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر کم ازکم ایک مرتبہ درود وسلام بھیجنا فرض ہے اور جس محفل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے اس میں ایک مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے، جبکہ بعض علماء نے فرمایا کہ محفل میں جتنی مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شریف کیا جائے اُتنی ہی مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دورد وسلام کی کثرت کرنا خواہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہورہا ہو یا نہ ہورہا ہو بہر حال مستحب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ



دوسرا باب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

از علامہ حسن حلمی قحی رحمۃ اللہ علیہ

جان لے اے میرے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی ذات اقدس پر درود پاک کی فضیلت بہت مشہور و معلوم ہے اور اس سلسلے میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔

"درود شریف مرشد کامل کے قائم مقام ہے"

''کتاب افضل الصلوٰۃ'' کے مؤلف نے سید احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھنا نفع بخش ہے خواہ کسی بھی صیغہ سے ہو، دل کو روشن کرنے اور مریدین کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے کے لیے اس سے زیادہ فائدہ مند کوئی چیز نہیں، بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے والے کو کثرت سے انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں اور درود ہی کی برکت سے بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ کی رسائی حاصل کرتا ہے یا اس کی ملاقات کسی ایسی شخصیت سے ہو جاتی ہے جو اسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ سے واصل کر دیتی ہے، یہ برکات اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان مستقل مزاجی سے درود پاک پڑھتا رہے، اور اس آخری زمانے میں اس کی بہت ضرورت ہے؛ کیونکہ اس زمانے میں مرشدین کی قلت ہے اور لوگوں پر صحیح اور غلط کی پہچان مشتبہ ہو چکی ہے، منطق کی کتاب ''سلّم العلوم'' کے حاشیۃ الباجوری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھنے کی فضیلت میں وارد احادیث اس

کثرت سے ہیں کہ انہیں ضبطِ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا اور اس کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا، درود پاک کی فضیلت میں سے حاجات کا پورا ہونا، گھمبیر مشکلات کا دور ہونا اور رحمت کا نازل ہونا ہے، درود پاک کے فوائد میں سے یہ مجرب ہے کہ یہ دل کو منور کرنے میں مؤثر ہے، اس سلسلے میں یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ طریقت میں شیخ کے قائم مقام ہے جیسا کہ سیدی احمد زروق اور شیخ سنوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے شرح صغری الصغری میں حکایت کیا ہے اور اسی بات کی طرف شیخ ابو العباس احمد بن موسیٰ یمنی نے اشارہ کیا لیکن شیخ ملوی نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ درود پاک دل کو روشن کرنے میں شیخ کے قائمقام ہے، جہاں تک درجہ ولایت تک پہنچنے کا تعلق ہے تو اس کے لیے شیخ کے بغیر چارہ کار نہیں جیسا کہ اہل طریقت جانتے ہیں۔

درود شریف طبیعت کی گرمی کو دور کرتا ہے

درود پاک کو اذکار کے درمیان خاص کیا گیا ہے کہ یہ طبیعت کی حرارت کو دور کرتا ہے جبکہ دیگر اذکار طبیعت کی حرارت کو جوش دیتے ہیں۔ تقریب الاصول کے صفحہ 56 اور 84 میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔

درود شریف ہر حال میں مقبول ہے

اس میں مزید یہ بھی کہ درود شریف کے علاوہ دیگر ہر قسم کے اعمال میں سے بعض مقبول ہو جاتے ہیں اور بعض رد کر دیئے جاتے ہیں مگر درود شریف سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی عزت وکرامت کی وجہ سے بالیقین مقبول ہے اور اس بات پر علماء کرام کا متفق ہونا حکایت کیا گیا ہے، اسی کتاب کے صفحہ 10 پر امام شاطبی اور امام سنوسی رحمۃ اللہ

تعالٰی علیہما کے حوالے سے حتمی طور پر قبول ہونا بیان کیا گیا ہے اگر چہ درود پاک پڑھنے والا ریاء کاری کر رہا ہو جیسا کہ افضل الصلوٰت کے صفحہ 34 پر ہے، بہر حال سمجھدار انسان کو چاہیے درود شریف پڑھنے میں اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی تعظیم واجلال اور اللہ تعالٰی کے حکم کی پیروی کے سوا کوئی نیت نہ کرے۔

تمام دنیاوالوں کے گناہ کے کفارے کے لئے ایک ہی درود کافی ہے

''رماح حزب الرحیم'' میں لکھا ہے کہ جو کوئی درود پاک اوپر بیان کردہ نیت سے پڑھے تو اگر دنیا کو خود سے ایک لاکھ مرتبہ ضرب کر کے تعداد کو بڑھالیا جائے تب بھی خالص نیت سے پڑھا گیا صرف ایک ہی درود دنیاوالوں کے گناہوں کے کفارے کے لیے کافی ہو جائے گا (جزء ثانی صفحہ 145)۔

درود شریف کا ثواب

جان لو کہ درود پاک کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالٰی نے ذمہ داری لی ہے کہ اللہ تعالٰی کے فضل سے بندہ جتنا درود بھی پڑھے گا ان میں سے ہر ایک درود کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس میں دو راز ہیں: پہلا راز تو یہ ہے کہ درود پاک پڑھنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی جانب سے لازمی طور پر بہترین بدلہ ملتا ہے، اور اس سے دیگر لوگوں کی طرح مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا۔

درود پاک اور تلاوت قرآن مجید

جب تم یہ بات جان چکے تو اب یہ بھی سمجھ لو کہ یہ ہی وقت ہے جب بندے کے لیے درود پاک پڑھنا قرآن پاک کی تلاوت سے افضل ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ درود پاک ہر حالت میں قرآن پاک کی تلاوت سے افضل ہے کیونکہ بلاشبہ قرآن پاک تقرب الٰہی کے لیے سب سے افضل درجہ رکھتا ہے مگر یہ ان لوگوں کے حق میں ہے کہ جن کے اعمال واحوال اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو چکے ہوں چنانچہ ایسا قاری یقیناً رضاء الٰہی کے حاصل کرنے میں سب سے بڑھ کر ہے جبکہ وہ لوگ کہ جن کے اعمال واحوال صاف نہ ہوئے ہوں انہیں تلاوت قرآن سے یہ درجہ حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ ممکن ہے کہ انہیں ایسی حالت میں تلاوت قرآن سے غضب الٰہی کا سامنا کرنا نہ پڑ جائے، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کے معاملے میں بہت غیور ہے کہ اس کی تلاوت سے بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی حضوری اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے، چنانچہ اگر کوئی قرآن مقدس کو پڑھے مگر اس کا ادب نہ بجالائے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ سے دور کردے گا اور اس پر غضب فرمائے گا کیونکہ اس نے بارگاہ الٰہی کا حق ادا نہ کیا، جب تم یہ سمجھ چکے ہوتو تلاوت قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر ہدیہ درود پیش کرنے کا فرق بھی سمجھ چکے ہوگے۔

گناہ گار کے حق میں درود پاک پڑھنا افضل ہے

جواہر المعانی میں ایک اور مقام پر ہے کہ پس تم پر ظاہر ہوگیا کہ فاسق و گناہگار کے حق میں درود پاک تلاوت قرآن سے بڑھ کر ہے؛ کیونکہ قرآن کا مرتبہ مرتبۂ نبوت ہے

جو کہ طہارتِ ظاہری، صفاءِ باطنی، آدابِ مرضیہ اور اخلاقِ روحانیہ سے متصف ہونے کا تقاضا کرتا ہے، چنانچہ عام لوگوں کو اس کی تلاوت سے ضرر ہوگا؛ کیونکہ وہ اس کے آداب سے متصف نہیں ہوتے، اس کے برعکس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھنے میں تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے ساتھ بغیر لحن (غلطی) کے صیغۂ درود کا تلفظ چاہیے اور درودِ پاک پڑھنے والے کی حالت کے اعتبار سے لباس، جسم اور مکان کی ظاہری طہارت درکار ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لازم کرلیا ہے کہ درود پڑھنے والے پر رحمت نازل فرمائے اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا؛ لہٰذا عامۃ المومنین کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درود شریف سے بڑھ کر کوئی نفع بخش وسیلہ نہیں اور نہ ہی رضاءِ الٰہی کے حصول کے لیے درود پاک سے بڑھ کر کوئی امید ہے۔

قبولیت درود کے معنیٰ

اگرچہ درود پاک کی حتمی طور پر قبولیت میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کا بارگاہ الٰہی میں قبول ہونا حتمی ہے اور بعض علماء اس کی حتمی قبولیت کے قائل نہیں جیسے کہ دیگر اعمال کا معاملہ ہے مگر ہم تو یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے فرماتا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے میں اس پر سلامتی بھیجوں گا اور یہ وعدہ سچا ہے اس کے برخلاف نہیں ہوسکتا، اس وعدے کا پورا ہونا بندے کے اعتبار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر خصوصی عنایت کی وجہ سے ہے، نیز اس کی وجہ یہ بھی

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر واجب کر لیا ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی جانب سے درود پڑھنے والے کو بدلہ عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اپنے بندے کے درود کو اجر سے خالی نہیں جانے دے گا اور یہی مراد ہے بندے کے درود کے مقبول ہونے کا۔ (ص 225، ج 2)۔

حضوریِ قلب سے پڑھے گئے درود کا ثواب صرف اللہ ہی جانتا ہے

امام ہُمام شیخ الاسلام مکہ معظمہ میں شافعی مذہب کے مفتی سید احمد بن سید زینی دحلان نے کتاب تقریب الاصول میں سیدی عارف باللہ ابی المواہب شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام لکھتے ہوئے رقم فرمایا کہ سیدی امام ابی المواہب شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود بھیجنے والے پر اللہ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، کیا یہ صرف اسی کے لیے جو حضوری قلب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود بھیجے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تو ہر درود پڑھنے والے کے لئے ہے اگر چہ وہ غافل دل سے درود پڑھے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے پہاڑوں کی مانند فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اُس شخص کے لیے دعا واستغفار کرتے ہیں اور اگر حضوری قلب سے درود پاک پڑھے تو اُس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔

ایک بار درود پاک پڑھنا تمام عمر کی نفلی نیکیوں پر بھاری ہے

بعض عارفین نے فرمایا کہ جو نفلی نماز اور روزہ کی کثرت نہ کر سکا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر کثرت سے درود پڑھے کیونکہ جو کوئی حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پس اگر کوئی جمیع اقسام کی نیکیاں کرے اور ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھے تو اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھنا تمام عمر کی ہر قسم کی نیکیوں پر بھاری ہو جائے گا؛ وجہ اس کی یہ ہے کہ تم اپنی استطاعت کے مطابق درود پاک پڑھتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق تم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے کہ مثل مشہور ہے کہ ہر قوم اپنی قدر و منزلت کے مطابق تحفہ دیتی ہے، یہ تمام لطف و کرم تو صرف ایک بار درود پاک پڑھنے میں ہے اور جب ہر درود پر دس دس بار رحمت نازل فرمائے گا تو کیا شان ہوگی؟ کیا حسین زندگی ہے اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کا ذکر کر کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پڑھ کر کرتا ہے!

سب سے بڑا ذکر

واہ تیرے لیے کیا کیا تیار کر رکھا ہے حالانکہ تو جانتا نہیں! جواہر المعانی میں ہے کہ نفع کے اعتبار سے سب بڑا ذکر اور بدلے کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر حضوری قلب کے ساتھ درود پاک پڑھنا ہے، بے شک

درود پاک دنیا وآخرت کے تمام مقاصد کا ضامن ہے، خواہ اس کا تعلق حصول نفع سے ہو یا بلاؤں کے رد کرنے سے، اس کے لیے درود پاک کافی ہے جو کوئی درود پاک کی کثرت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں میں سے ہو جاتا ہے۔ (جزء اول ص 144)

درود پاک کے فوائد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھنے کے فضائل کثیر ہیں اور اس سلسلے میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں اور ان تمام احادیث سے یہ ہی سمجھ میں آتا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے کو ان گنت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(1) اِن فوائد میں سے ایک فائدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿صَلُّوا عَلَيْهِ﴾ یعنی اے لوگو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود بھیجو اور یہ نہایت ہی عظیم فائدہ ہے کہ یہ خالص عبودیت ہے جو کہ تمام مقامات سے بڑھ کر ہے۔

(2) درود شریف کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پڑھنے میں اپنے رب سے موافقت کرتا ہے اگر چہ بندہ کا درود پڑھنا اور ہے اور رب کا درود بھیجنا کچھ اور معنیٰ رکھتا ہے۔

(3) درود کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ بندہ جب تک درود پاک پڑھتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

(4) درود پاک پڑھنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(5) ایک بار درود پڑھنے پر دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(6) بروزِ قیامت رسول اکرم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم درود پاک پڑھنے والے کے حق میں گواہی دیں گے اور اس کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔

(7) ملائکہ درود پڑھنے والے کے درود کو سونے کے قلم سے چاندی کے صحیفے پر لکھ لیتے ہیں اور دعا دیتے ہیں کہ زیادہ درود پڑھو اللہ تمہیں زیادہ عطا فرمائے۔

(8) درود پاک پڑھنے والے کے لیے نفاق اور جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

(9) درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شہداء میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(10) درود پاک اعمال کی زکاۃ اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہے۔

(11) درود پاک پڑھنے والا مرتا ہے تو اس کا درود اس کی قبر کے پاس اس کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے۔

(12) درود پاک پڑھنے والے کے لیے ہر درود کے بدلے میں ایک قیراط اجر ہے اور ایک قیراط جبل احد کے برابر ہے۔

(13) جب فرشتے اس کے درود کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اس کے درود پاک کا جواب دیتے ہیں۔

(14) ہر درود پڑھنے والے کا درود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

(15) اسے اجر کے کامل پیمانے بھر بھر کے دیئے جائیں گے۔

(16) درود پاک دنیا و آخرت کی مہمات کی کفایت، قضاء حاجات، مشکلات و تکالیف کو دور کرنے اور گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔

(17) جو اپنے تمام اوقات میں درود پڑھے تو یہ اس کے دین ودنیا کے تمام معاملات کے لیے کافی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(18) درود پاک پڑھنا غلام آزاد کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار چلانے سے بھی افضل ہے۔

(19) درود پاک کراماً کاتبین کو درود پاک پڑھنے والے کے گناہ لکھنے سے روک دیتا ہے۔

(20) درود پاک پڑھنے والے کو دخول جہنم سے بچالیا جائے گا اور درود پاک کے بعض صیغوں کے بارے میں مروی ہے کہ اُس صیغے سے پڑھا گیا درود اَسی 80 سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(21) درود پاک رضاء الٰہی اور رحمت کے چھا جانے کا سبب ہے۔

(22) ملائکہ جب درود پاک کے حلقے پاتے ہیں تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی سے گھیر لیتے ہیں۔

(23) یہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امن کا موجب ہے اور نیکیوں کے پلڑے کے بھاری ہونے اور روز محشر کی پیاس سے امن کا سبب ہے۔

(24) جو کوئی روزانہ ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے تو اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے اور ملائکہ اسے جنت کی بشارت نہ دے دیں۔

(25) درود پاک پڑھنا اللہ کی راہ میں بیس مرتبہ میدان جہاد میں شریک ہونے کے برابر ہے۔

(26) یہ جنتی بیویوں کی تعداد میں اضافے کا سبب ہے۔

(27) درود پاک پڑھنا اس شخص کے لیے صدقہ کرنے کے قائم مقام ہے جو صدقہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

(28) جو ہر روز سو (100) مرتبہ درود پڑھے اللہ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سے ستر (70) آخرت کی اور تیں (30) دنیا کی ہیں۔

(29) یہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے، یہ مجالس کی زینت، قیامت کے دن کا نور اور پل صراط کی روشنی ہے۔

(30) یہ فقر و فاقہ کو دور کر دیتا ہے۔

(31) درود پاک پڑھنے والا بروز قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔

(32) اور جو سب سے زیادہ درود پاک پڑھنے والا ہوگا وہ بروز قیامت سب سے زیادہ نور والا ہوگا۔

(33) جب بندہ درود پاک کی کثرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑھ کر محبوب اور زیادہ قربت والا ہو جاتا ہے۔

(34) درود پاک کی کثرت کرنے والے سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فرائض کا بھی حساب نہ فرمائے۔

(35) جو کوئی ہر روز پچاس (50) مرتبہ درود پڑھے گا بروز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

(36) درود پاک دلوں کے زنگ کو دور اور نفاق سے پاک کرتا ہے۔

(37) درود پاک کی کثرت بروز قیامت حوض کوثر پر حاضر ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(38) یہ دعا کی قبولیت اور مومن کے لیے جنت کے راستے کو بھول جانے سے بچانے کا سبب ہے۔

(39) یہ بندے کی ذات، عمر اور ضروریات زندگی میں برکت کا باعث ہے۔

(40) اس سے بندے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی محبت مستقل حاصل ہو جاتی ہے بلکہ کئی گنا زیادہ محبت ہو جاتی ہے۔

(41) درود پاک دشمنوں کے مقابلے میں نصرت کا سبب ہے۔

(42) یہ لوگوں کو درود پاک پڑھنے والے کی غیبت سے روک دیتا ہے بلکہ لوگ اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔

(43) اس کی برکت سے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور بندہ درود کی برکت سے اُس مال کو خیر و بھلائی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام فوائد اُن احادیث میں وارد ہوئے ہیں جو علماء نے اپنی کتب میں ذکر کی ہیں اور بہت سے عارفین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ شیخ تربیت کے قائم مقام ہے اور بعض علماء نے یہ بھی کہا کہ یہ مطلقاً پیاس کو بجھا دیتا ہے اور اسی طرح بخار وغیرہ میں بھی پیاس کو ختم کر دیتا ہے، علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پیاس کو روکنا اس شرط کے ساتھ ہے کہ اس صیغے میں اسم جلالت ''اللہ'' نہ ہو کیونکہ ذکر اللہ گرم ہے اور اس کی مثال "الصلاۃ والسلام علی سیّدنا محمد خیر الأنام" ہے۔

پس تو درود پاک کی کثرت کو لازم کر لے اور اسے اپنے شب و روز کا وظیفہ بنا لے تو دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کو پا لے گا، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمام مومنین و مومنات مسلمین و مسلمات کے لیے توفیق کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے اور دعاؤں کو جلد قبول فرماتا ہے، اے اللہ تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ان کی آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔

تین دن کے گناہ نہیں لکھے جاتے

اسی کتاب کے صفحہ 289 پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں: مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو مٹانے میں پانی کے آگ کو بجھانے سے زیادہ تیز ہے، اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور مجھ سے محبت کرنا دیگر تمام لوگوں کی محبت سے افضل ہے، یا ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے افضل ہے اور جس نے میری محبت اور شوق میں مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے تین دن کے گناہ نہ لکھو (ص 279 ج 1)، مناہج السعادت میں ہے کہ جمعہ کے دن اور رات میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھو پس جس نے ایسا کیا میں بروز قیامت اس کا گواہ اور شفیع ہو جاؤں گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر 100 سو مرتبہ درود پڑھا تو اس کے 80 اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے (دلائل الخیرات) یہاں پر گناہ سے مراد گناہ صغیرہ ہیں (مناہج السعادت)

درود پاک کے طفیل عذاب سے رهائی

امام سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے شیخ! میری بیٹی کا انتقال ہو گیا، مَیں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں آپ نے ارشاد فرمایا: تو عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نوافل پڑھ، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ تکاثر پڑھ کر لیٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پڑھتی ہوئی سو جا، اس عورت نے ایسا ہی کیا، اُس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھا کہ وہ شدید عذاب میں ہے اس پر تارکول کا لباس ہے،

اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں، جب وہ عورت جاگی تو سیدنا حسن رحمہ اللہ تعالٰی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام ماجرا سنایا، آپ نے ساری بات سن کر ارشاد فرمایا کہ کچھ صدقہ کرو امید ہے کہ اللہ تعالٰی اسے معاف فرمادے، رات میں جب امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالٰی سوئے تو آپ نے خود کو جنت کے ایک باغ میں دیکھا، جس میں ایک بلند تخت پر ایک حسین وجمیل لڑکی تھی اور اس کے سر پر نور کا تاج تھا، اس لڑکی نے کہا کہ اے حسن! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس نے کہا: مَیں اُسی عورت کی لڑکی ہوں جسے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھنے کو کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ نے تمہاری حالت اس کے برعکس بیان کی تھی۔ اس نے کہا اُس وقت وہی حالت تھی جو میری ماں نے بیان کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم اس مرتبہ کو کس طرح پہنچی؟ اس نے بتایا کہ ہم ستر ہزار لوگ اسی طرح کے عذاب میں تھے جیسا کہ میری والدہ نے آپ سے بیان کیا، پھر اتفاق سے ایک نیک آدمی ہماری قبور سے گذرا اور اس نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب ہم کو بخش دیا، اللہ تعالٰی نے اس کو قبول فرمالیا اور ہم سب کو اُس عذاب سے آزاد فرمادیا اور مجھے وہ کچھ ملا جسے آپ مشاہدہ فرمارہے ہیں، اس واقعہ کو امام قرطبی نے التذکرہ میں نقل فرمایا ہے، (افضل الصلوۃ ص 51)۔

بنی اسرائیل کے گناہ گار کی مغفرت

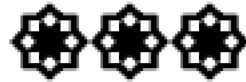
امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت ہی گناہ گار

انسان تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل نے اس کی لاش کو دفن کرنے کے بجائے پھینک دیا، پس اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس گناہ گار شخص کو غسل دیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں کہ مَیں نے اسے بخش دیا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! یہ کیسے ہوا؟ ارشاد ہوا کہ ایک مرتبہ اس شخص نے توریت کھولی اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم لکھا پایا، اس نے مقدس نام دیکھ کر درود پڑھا تو میں نے اُسے اُسی درود کی وجہ سے بخش دیا۔ (افضل الصلوٰۃ ص 77)۔

درود پاک کی وجہ سے سود خور کا چہرہ چاند سا ہو گیا

حکایت ہے کہ ایک شخص کو دیکھا گیا کہ وہ مواقف حج اور مطاف میں صرف درود پاک پڑھتا ہے، اس سے کہا گیا کہ تم دعائے ماثورہ کیوں نہیں پڑھتے ہو جو افضل ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں کسی بھی حالت میں درود پاک پڑھنا نہیں چھوڑوں گا اور اس کا سبب یہ ہے کہ موت کے وقت جب میرے والد کا چہرہ کھولا گیا تو اُن کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا تھا، اُسے اِس کا سخت حزن وملال ہوا اور اِس کی آنکھ لگ گئی، اسے خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی زیارت ہوئی، اس نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں اپنے والد کی شفاعت چاہی اور اس حالت کا سبب بھی دریافت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا: تمہارے والد سود کھاتے تھے اور جو کوئی سود کھائے گا اسے دنیا وآخرت میں یہ ہی معاملہ درپیش آئے گا مگر تمہارے والد ہر رات سوتے وقت مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھنے کے عادی تھے،

چنانچہ میں نے اس درود کی وجہ سے ان کی مدد کی، پھر وہ شخص جاگا اور اس نے اپنے والد کا چہرہ دیکھا تو وہ چودہویں کے چاند کے مانند تھا، جب اسے دفن کردیا تو اس نے کسی کو کہتے سنا کہ تمہارے والد پر یہ عنایت درود و سلام کی وجہ سے ہوئی۔ اس واقعہ کو جزری نے "کنز الادخار" میں ذکر کیا ہے۔ ("العقد الثمین"، ص 30) اسی کی مثل "رماح حزب الرحیم علی نحر حزب الرجیم" میں بھی ہے۔



تیسرا باب

برکات درود پاک

از علامہ سید محمد حقی نازلی رحمۃ اللہ تعالیٰ

درود پڑھنے والے پر ہر مخلوق درود پڑھتی ہے

ابن ملقن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود پڑھا اس پر فرشتے درود پڑھتے ہیں، جس پر فرشتے درود پڑھتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُس پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں، سمندروں، دریاؤں، درختوں، پودوں، پرندوں، درندوں اور چوپایوں میں سے ہر شے درود پڑھتی ہے۔

کثرت سے درود پڑھنے والا کبھی فقر نہ دیکھے گا

اسی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والے کو اللہ ایسا غنی کرے گا کہ اس کے بعد فقر نہ دیکھے گا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جو مجھ پر روزانہ 500 مرتب درود پاک پڑھے وہ کبھی فقر نہ دیکھے گا، ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کہ بے شک درود پاک تمہاری مشکلات کو آسان اور کرب کو دور کرتا ہے جیسا کہ ''النزھہ'' میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا حبیب

مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم میں ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے

فرمایا: میں حبیب اللہ اور مجھ پر درود پڑھنے والا میرا محبوب ہے پس جو کوئی حبیب کا حبیب ہونا چاہے تو اسے چاہیے کہ حبیب پر کثرت سے درود پڑھے۔

درود پاک سے حاجات پوری ہو جاتی ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی کوئی حاجت پوری نہ ہو رہی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود کی کثرت کرے کہ بے شک درود پاک پڑھنا غم ،فکر اور کرب کو دور کر دیتا ہے اور یہ رزق کو بڑھاتا اور حاجات کو پورا کر دیتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ احادیث صحیح ہیں بے شک کثرتِ درود رزق میں برکت، حاجات کو پورا اور درد و غم کو دور کر دیتا ہے اور یہ بات سلف وخلف میں مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود کے ذریعے وسیلہ لینا جنات انسانوں اور فرشتوں میں جاری وساری ہے۔

درود کی اقسام

عارف باللہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم حضرت علامہ سید محمد حقی نازلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ" جان لے! درود کی چار ہزار (4000) اقسام ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارہ ہزار (12000) ہیں اور ان میں سے ہر درود مشرق ومغرب میں سے کسی نہ کسی جماعت کا مختار ہے کیونکہ اس درود کے ذریعے ان کا رابطہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ہوا اور انہوں نے اس کے خواص ومنافع پائے، ان لوگوں نے تجربہ سے اس درود کے اسرار کو جانا کہ ان کا مختار کردہ درود مشکلات کو حل کرنے اور مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

درود تنجینا اور اس کے فوائد

انہیں درود پاک میں سے ایک درود منجیہ ہے، اسے "صلوۃٌ تنجینا" بھی کہتے ہیں جوکہ درج ذیل ہے،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الأَحْوَالِ وَالآفَاتِ وَتَقْضِيْ بِهَا لَنَا جَمِيعَ الحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّآتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الخَيْرَاتِ فِي الحَيَاةِ وَبَعْدَ المَمَاتِ.

لیکن بہتر یہ ہے کہ اس درود کے شروع میں آل کا بھی ذکر کیا جائے یعنی یوں کہا جائے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاةً تُنَجِّيْنَا......

؛ کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اس کو عموم کے ساتھ پڑھو چنانچہ آل کا ذکر کرنے سے یہ درود مکمل و تام ہو جائے گا اور اس کی تاثیر تیز ہو جائے گی جیسا کہ مجھے بعض مشائخ نے فرمایا اور شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی سر الاسرار میں اس درود کو آل کے ساتھ ذکر فرمایا اور لکھا کہ یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اگر کوئی نصف اللیل میں اس درود کو ہزار مرتبہ پڑھے اور کسی بھی دنیاوی ہو یا دینی حاجت کے لیے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پوری کردے گا بلا شبہ یہ درود پاک دعا کی قبولیت میں بجلی کے کوندنے سے تیز، بڑا

عظمت والا اور جسم کے لیے تریاق ہے چنانچہ اس درود کو غیر اہل سے چھپانا ضروری ہے اسی طرح شیخ بونی اور امام جزولی نے خواص "صلاۃ المنجیۃ" میں ذکر کیا، نیز اس کے کچھ اسرار بیان کیے مگر اکثر چھوڑ دیئے کہ کہیں جاہلوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں، تمہارے لیے اتنا اشارہ کافی ہے۔

درود تفریجیہ (درود ناریہ) اور اس کے فوائد

مجرب درودوں میں سے ایک "صلاۃ التفریجیۃ القرطبیۃ" بھی ہے، مغرب کے رہنے والے اسے درود ناریہ بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ جب یہ لوگ کسی مقصد کو حاصل یا خوف کو دفع کرنا چاہتے ہیں تو مجلس میں جمع ہو کر اس درود ناریہ کو چار ہزار چار سو چوالیس (4444) مرتبہ پڑھتے ہیں تو نار (آگ) کی سی سرعت سے ان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور اہل اسرار اس درود کو "مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید" کے نام سے موسوم کرتے ہیں، وہ درود درج ذیل ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ.

اسی طرح مجھے اجازت دی شیخ محمد تونس نے پھر شیخ مغربی نے پھر شیخ مکی اور شیخ محمد سنوسی نے جبل ابی قبیس پر مگر انہوں نے اس درود میں ان الفاظ کا اضافہ کیا:

"فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ".

آپ مزید فرماتے ہیں کہ شیخ محمد تونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کوئی ہر روز اس درود پاک کو گیارہ (11) مرتبہ پڑھے تو گویا یہ درود اس کا رزق آسمان سے نازل کرتا ہے اور زمین سے اگا دیتا ہے، امام دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی اس درود کو ہر نماز کے بعد گیارہ (11) مرتبہ پڑھے اور اسے باقاعدہ وظیفہ بنالے اور ترک نہ کرے تو وہ اعلیٰ مراتب اور دولت غنا پالے گا اور جو کوئی اسے ہر روز بعد نماز فجر اکتالیس (41) مرتبہ پڑھے تو اپنی مراد پالے گا اور جو کوئی اسے روزانہ سو مرتبہ پڑھے تو اپنا مقصد اپنے ارادے سے بڑھ کر پالے گا اور جو کوئی کشف اسرار کے لیے اس درود کو رسولوں کی تعداد یعنی 313 مرتبہ کے مطابق روزانہ پڑھے تو وہ جس کا ارادہ کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی اسے روزانہ ہزار (1000) مرتبہ پڑھے تو ایسی چیزیں پائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گمان گذرا، امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کسی عظیم مہم کو سر کرنا چاہتا ہو یا کسی نہ ٹلنے والی آفت کو دفع کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اس درود کو چار ہزار چار سو چوالیس (4444) مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے مطلوب ومقصود کی توفیق دے گا، اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عدد کے خواص ذکر فرمائے ہیں۔

صیغہ درود وسلام کے آداب

عارف باللہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم حضرت علامہ سید محمد حقی نازلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صیغہ درود وسلام کے آداب کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

درود پاک میں اللہ کے کسی اسم کا ذکر ضروری ہے

درود شریف پڑھنے والے کو چاہیے کہ درود میں حقیقۃً یا حکماً اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم کا ذکر کرے؛ لہٰذا اگر کوئی درود پاک کو اللہ تعالیٰ کی جانب مسند (اضافت) نہ کرے وہ درود نہیں ہے۔

الصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد بھی مکمل درود ہے

البتہ "الصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد" کہنا جائز ہے؛ کیونکہ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے یا اس کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ کی رحمتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر ہوں، لفظ "السلام" اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک افضل واعظم اسم ہے۔

اللّٰہمّ کی اصل یا اللہ ہے

لفظ "اللّٰہمّ" اس کی اصل "یا اللہ" ہے۔ اس سے حرف نداء کو حذف کر کے، اس کے بدلے میں میم لگا دیا گیا ہے۔

اسم ذات کے خواص

ایک عظیم بزرگ شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں (جو تین میں سے ایک اوتاد کے سردار ہیں): جو روزانہ ستر ہزار (70000) قرآن ختم کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ "اللہ" اسم اعظم ہے جو کہ تمام اسماء کا

سردار ہے اور اسی کی جانب سارے معنی لوٹتے ہیں، یہ اسم منزہ ہے اور تمام اسمائے حسنٰی اسی کے تابع ہیں، اسی سے تمام مخلوقات ظاہر ہوئیں، اسی پر زمین وآسمان کی بنیاد ہے، اسی سے تمام اسماء وصفات ومصنوعات ظاہر ہوئیں، عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر چیز گواہی دیتی ہے کہ یہی اسم تمام اشیاء کا موجد ہے، نیز زمین وآسمان میں ہر ذرے اور ہر خشک وتر کے ساتھ یہ اسم ہے۔

درود میں اسم پاک ''محمد'' صلّی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلّم کے فوائد

پھر درود پاک میں عام طور پر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا اسم شریف ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم مذکور ہوتا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے افضل ترین اسماء میں سے ہے اگر چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی صفات مثل نبی یا رسول وغیرہ ذکر کر کے بھی پڑھنا جائز ہے مگر مقام عبودیت میں دیگر اسماء کے بجائے اسم ''محمد'' ذکر کیا گیا ہے اور دورانِ درود اسم ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے ذکر کرنے کے کثیر فوائد ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ جو کوئی نام نامی اسم گرامی ذکر کر کے درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتے اسے پکارتے ہیں جیسا کہ امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا کہ جس نے "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" ستر مرتبہ کہا تو فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ اللہ تم پر بھی رحمت نازل فرمائے اے فلاں! تیری جو حاجت ہو وہ پوری ہوگی، مزید یہ کہ نامِ نامی اسمِ گرامی ذکر کرنے میں زیادتی ءتعظیم پائی جاتی ہے، نیز یہ وہی اسمِ اعظم ہے کہ جس پر اس دین کی بنیاد رکھی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر

بھی اسی اسم سے سے کی گئی ہے، اس اسم مبارک کے ذکر کرنے سے شرف و برکت ملتی ہے اور ذات محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

درود پاک میں آل واصحاب کا بھی ذکر اور اس کے فوائد:

درود پاک میں آل واصحاب کا بھی ذکر کرے کہ ہمیں عموم کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا: مجھ پر نامکمل درود نہ پڑھو، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ نامکمل درود کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی محمّدٍ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہو، تم اس کے بجائے یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی محمّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ تاکہ ساری امت آل کے تحت داخل ہو جائے؛ کیونکہ درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی، ملائکہ کی متابعت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی تعظیم وتوقیر ونعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی ساری امت کے لیے دعا ہے، بلکہ درود پڑھنے والا خود بھی ان میں شامل ہوتا ہے، درود پاک میں آل کے ذکر کا دوسرا فائدہ دعا کی فوری قبولیت اور مطلوب کا حصول بھی ہے؛ کیونکہ نبی کریم کا فرمان ہے کہ قبولیت کے اعتبار سے تیز ترین دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص دوسرے غائب (غیر موجود) کے لیے کرے۔

دورانِ درود اپنا مقصد ذکر کرنا جائز ہے

درود پاک پڑھنے والا دورانِ درود اپنا مقصد ومطلب یا ایسی چیز کا ذکر کرسکتا ہے کہ

جس سے بچنا چاہتا ہے جیسا کہ "صلاۃ مشہورۃ" اور "صلاۃ التفریجیہ" میں ہے، یہ دعا مقبول ہوگی کہ اس میں انسان اپنا معاملہ اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کرتا ہے اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے یا تکلیف کو دور کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی شفاعت چاہتا ہے، اس طرح درود پڑھنے میں بندہ ربّ کریم کی بارگاہ میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا ہے کہ وہ نہ تو اپنے مقصود کو حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی تکلیف کو دور کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔

ایک ھی صیغہ درود کی تکرار کے فوائد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے کہ صرف صلاۃ کا ذکر کرے یا صرف سلام کا ذکر کرے اور ایک ہی صیغہ کی تکرار بھی کر سکتا ہے بلکہ مختلف صیغوں کے درود پڑھنے کے بجائے ایک ہی صیغۂ درود کی تکرار افضل ہے جیسا کہ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک ایک لفظ لے اور ہزار کہہ، ورد کا تکرار کرنا اسرار کی کنجی ہے کہ اس کے ذریعے تُو غیبی لشکروں اور روحانی مخلوق کا مالک ہوجائے گا جو تیری حاجات کی تکمیل میں تیری اعانت کریں گے اور تیرا ہمیشگی کے ساتھ اس کا تکرار کرنا اسے تیرے حق میں اسم اعظم بنا دے گا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گڑگڑا کر سوال کرنے والے اور اپنی طلب میں تکرار کرنے والے سے محبت فرماتا ہے۔

درود اور سلام دونوں ھی کا ذکر کرے

بندے کو چاہیے کہ دوران درود صلوٰۃ اور سلام دونوں ہی کا ذکر کرے؛ کیونکہ خطاب

خداوندی ہے کہ ''ان پر درود وسلام بھیجو'' تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی بھی ہو جائے اور دونوں کا ثواب بھی حاصل ہو جائے۔

دورانِ درود وسلام عدد بھی ذکر کرے

درود پاک پڑھنے والے کو دورانِ درود اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں اور اس کے احسانات کی امید رکھتے ہوئے اجر وثواب کی کثرت کے لیے عدد بھی ذکر کرنا چاہیے، اسے چاہیے کہ وہ درود، سلام، توحید، وتہلیل وتسبیح پڑھنے میں عدد کے ذکر سے اعراض کر کے بخل نہ کرے جیسا کہ نسائی، ابن حبان اور حاکم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ان کے قریب سے گذرے درآنحالیکہ وہ کچھ پڑھ رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوامامہ کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی کہ میں میرے رب کا ذکر کر رہا ہوں، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی بات نہ بتا دوں جو تیرے صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ذکر کرنے سے **افضل** اور بڑھ کر ہو اور وہ یہ ہے کہ تو کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

درودوسلام پڑھنے والے کے دو مقام

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درودوسلام پڑھنے کے دوران مؤمنین کے لیے دو مقام ہیں ہر مقام کے لیے ایک قول ہے اور ہر نعمت کے لیے ایک سوال ہے۔

مقام اوّل

درودوسلام پڑھنے والا خودکو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بارگاہ میں حاضر سمجھے، اورنہایت ادب واحترام تعظیم وتوقیر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی شفاعت طلب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا وسیلہ پیش کرے اور اس مقام پر یہ سلام پڑھنا مناسب ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اور اس سلام کی 100 مرتبہ تکرار کرے یا یوں عرض کرے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ قَلَّتْ حِيْلَتِيْ أَدْرِكْنِيْ

ترجمہ: دورودوسلام ہوں، آپ پر اے میرے سردار، اے اللہ کے رسول!

آپ میرا ہاتھ تھامئے ،میرے وسائل کم ہوگئے آپ مجھے سنبھالئے۔

اور خشوع وخضوع کے ساتھ روتے ہوئے اس کی تکرار کرے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی شفاعت کی امید رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا سوال پیش کرے، اس مقام پر اس درود کی تکرار کے دوران سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی

بارگاہ میں یوں عرض کرے:

"يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْتَ بَابُ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ بَابٌ غَيْرُكَ، جِئْنَاكَ مَعَ كَثْرَةِ الذُّنُوبِ وَالعِصْيَانِ وهَارِباً مِنْ ذُنُوبِي وَظَلَمْتُ نَفْسِي وَسُنَّتَكَ".

ترجمہ: اے اللہ کے رسول! صرف آپ ہی بارگاہ خداوندی کا دروازہ ہیں اور آپ کے سوا کوئی در نہیں، میں گناہوں اور نافرمانی کی کثرت کے ساتھ اپنے گناہوں سے بھاگتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور میں نے اپنی جان اور آپ کی سنت پر ظلم کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھے:

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيماً﴾

ترجمہ: اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوجائیں پھر اللہ سے گناہوں کی معافی چاہیں اور رسول ان کے لئے اللہ کی بارگاہ میں استغفار کریں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پائیں گے۔

اور جہاں اور جب موقع ملے اس حال پر مداومت اختیار کرے۔

شیخ ابن سیف الدین جباری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو اس درود پاک کو جمعہ کی رات ہزار مرتبہ پڑھے اور اگلے جمعہ تک ہر رات مرتبہ پڑھے تو وہ اپنی مراد کو پالے گا اور اپنا مطلوب حاصل کرلے گا، حاجت کو پورا کرنے کے لیے یہ ایک راز ہے اور وہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا، شیخ عیسیٰ البراوی قدس سرہ فرماتے ہیں: جوکوئی جمعہ کی رات: الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ قَلَّتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ ہزار مرتبہ کہے تو حاجت فوراً پوری ہو جائے گی، وہ اپنا مطلوب حاصل کرلے گا اور دنیا وآخرت میں اپنی غرض کو پالے گا بلاشبہ یہ عمل مجرب ہے، پس تو بھی تجربہ کرلے تاکہ تیرا دل بھی مطمئن ہو جائے۔

مقام ثانی

درود وسلام پڑھنے والا پوری توجہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف نظر کرے اور عرض کرے کہ اے رب! میں تجھ پر اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر ایمان لایا، ہم نے تیری کتاب اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی سنت پر عمل کیا تُو نے ہمیں ان پر درود وسلام کا حکم دیا مگر ہم اپنے عجز وقصور کی وجہ سے ذات محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی شان کے مطابق درود وسلام بھیجنے سے قاصر ہیں، چنانچہ تُو ہماری جانب سے ذات محمدیہ کے لائق کامل درود اور پورا سلام نازل فرما، اس دوران اللہ کے حکم کی پیروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے حق کی تعظیم، آپ کی توقیر شان، آپ سے شفاعت کی امید، مطلوب ومقصود کی تحصیل اور دنیا وآخرت کے کاموں میں آسانی طلب کرنے کی نیت رکھے پھر آیت مبارکہ پڑھے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾ [الأحزاب : ٥٦].

پھر اس مقام کی مناسبت سے صلوٰۃ ناریہ یا اس کی مثل درود پڑھے۔

چوتھا باب

وہ مقامات جہاں درود پڑھنا افضل ہے

قرآن حکیم اور تعلیمات نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی روشنی میں حضور پُرنور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوائے بعض مقامات کے ہر حال میں درود پاک پڑھنا پسندیدہ ہے، متعدد علماء نے اپنی کتب میں وہ مقامات تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودوسلام پڑھنا مستحب ہے، اس سلسلے میں علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''سعادۃ الدارین'' میں جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

وہ مواقع کہ جہاں پر درود پڑھنے کا حکم احادیث مبارکہ میں وارد ہوا وہ درج ذیل ہیں:

(۱) مؤذن کا جواب دینے کے بعد

موذن کی اذان کا جواب دینے کے بعد درود پڑھنا مستحب ہے، امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو اسی کی مثل کہو جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو بے شک جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے کسی ایک کے لئے ہے اور میں

اُمید رکھتا ہوں میں ہی وہ شخص ہوں پس جس نے اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ کی دعا کی اس کے لئے میری شفاعت ہوجائیگی۔

(۲) اقامت کے دوران

حسن بن عرفہ اورنمیری نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم سے روایت کیا کہ فرمایا، جس نے مؤذن کی طرح زبان سے کہا اور جب مؤذن نے قدقامت الصلاۃ کہا تو یہ دعا کی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ وَالصَّلاۃِ القَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مَحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَأَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِیْلَةَ فِي الْجَنَّةِ.

تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہوگیا۔

(۳) دعاکے اول ، درمیان اورآخرمیں

دعا کی ابتداء، اختتام اور درمیان میں درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کا باعث ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے، ذرا بھی اُوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام نہ پڑھا جائے''۔اس کو اسحاق بن راہو یہ نے روایت کیا۔نیز اس کو ترمذی، الواحدی، دیلمی اور قاضی عیاض نے شفاء میں بھی ان سے ملتے جلتے الفاظ سے روایت کیا، امام بساجی نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ''جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوتو اپنی دعا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شامل کرلو؛ کیونکہ آپ پر درود بھیجنا مقبول ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کچھ قبول فرمائے اور کچھ رد کردے، امام ابوسلیمان دارنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''جوکوئی

اللہ تعالیٰ سے حاجت براری چاہے تو پہلے نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود بھیجے، پھر اپنی حاجت مانگے اور درود وسلام پر ہی دعا ختم کرے کہ اللہ تعالیٰ دونوں درود وسلام قبول فرماتا ہے اور اس رب کریم سے بعید ہے کہ درمیانی دعا کو رد فرمادے''۔

(۳) قعدۂ اخیرہ میں

امام ابن جریر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم) آپ نے ہم کو سلام تو سکھا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اللّٰھمّ صلّ علی محمد وعلی آل محمّد کما صلّیت علی إبراھیم وآل إبراھیم إنّك حمید مجید.

(٤) وتر کے بعد

حضرت بقی بن مخلد اور ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی اسانید سے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے وصیت فرمائی کہ سفر وحضر میں نماز چاشت پڑھتا رہوں اور وتر پڑھ کر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود شریف پڑھ کر سوؤں۔

(۵) مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت

امام احمد اور دیگر ائمہ نے خاتون جنت جگر گوشہ رسول سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں

سے جب کوئی مسجد میں آئے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ کہے: الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو محمد صلی اللہ علیہ پر درود بھیجے پھر کہے: الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(٦) گھر میں داخل ہوتے وقت

گھر میں داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر سلام پڑھنے سے محتاجی اور فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے، امام مسلم بن مدینی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اس سے فرمایا کہ جب اپنے گھر جایا کرو تو کوئی اندر ہو یا نہ ہو، سلام کہہ لیا کرو، پھر ہمیں سلام بھیجا کرو اور ایک بار سورۂ قل ھو اللہ احد (اخلاص) پڑھ لیا کرو، اس نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر رزق کی بارش کردی یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بھی بہت کچھ دیا۔

(٧) اجتماع کے وقت

تمیمی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ سیر وسیاحت کرنے والے فرشتے ہیں، جب کسی حلقہ ذکر پر ان کا گزر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: بیٹھ جاؤ! جب حاضرین دعا کرتے ہیں تو وہ آمین کہتے ہیں، جب وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ہمراہ درود وسلام

بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے ہیں پھر ایک دوسرے سے کہتے ہیں: یہ لوگ مبارک ہیں کہ جب گھروں کو لوٹیں گے تو گناہ بخشوا چکے ہوں گے۔

(۸) اختتام جلسہ کے وقت

جلسہ کے بعد جب لوگ اٹھ کر جانا چاہیں تو درود وسلام پڑھیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاں لوگ بیٹھیں، نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں، نہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں قیامت کے دن چاہے جنت میں داخل ہو جائیں، اس نا پڑھنے کی حسرت ان پر برقرار رہے گی۔

(۹) تہجد کی نماز کے وقت

سعید بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھا کرتے تھے، پس اللہ تعالیٰ رات کے جس حصے میں چاہتا، آپ کو بیدار کر دیتا، آپ مسواک کرتے اور نو رکعت نماز پڑھتے، ان میں آٹھویں پر بیٹھتے، پھر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے اور ان کے درمیان دعا فرماتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے (یا اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان کئے)، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے اور دعا فرماتے پھر خوب خوب سلام پڑھتے کہ ہم لوگ بھی سنتے، پھر بیٹھ کر دو رکعت ادا فرماتے۔

(۱۰) ختم قرآن کے وقت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، رب تعالیٰ کی حمد کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا، اپنے رب سے بخشش مانگی، یقیناً اس نے بھلائی مانگی۔

(۱۱) دکھ، تکلیف اور سختی کے وقت

''''القول البدیع'' میں یہ حدیث مبارکہ ہے کہ ''جس کو کوئی سختی آجائے وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے، بے شک یہ گرہیں کھولتا ہے اور مصیبتیں حل کرتا ہے''۔

(۱۲) حدیث پڑھنے کے وقت

جن مقامات پر درود وسلام پڑھنا پسندیدہ ہے، ان میں سے ایک مقام حدیث پڑھنے کا بھی ہے، ابن حبان نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہ ((**إنّ أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم عليّ صلاةً**)) ''یعنی قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے'' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین محدثین ہونگے کیونکہ امت میں کوئی بھی ان سے بڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام پڑھنے والا نہیں۔

(۱۳) ذکر الٰہی کے وقت

امام ابوقاسم ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں، اگر غائب ہوں تو وہ کھوئے رہتے ہیں، اگر بیمار ہوں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں،

اگر ان کو دیکھیں تو مرحبا کہتے ہیں، اگر کسی حاجت کے خواستگار رہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں، جب بیٹھیں تو فرشتے ان کو پاؤں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر پڑھا جانے والا درود لکھتے ہیں اور کہتے ہیں: ذکر کیے جاؤ، اللہ تم رحم فرمائے، زیادہ کرو اللہ تمہیں زیادہ دے، جب وہ ذکر شروع کریں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور انکی دعا قبول کی جاتی ہے اور حور عین انہیں جھانک کر دیکھتیں ہیں، اللہ تعالٰی ان پر خصوصی نظر کرم فرماتا ہے، جب تک وہ کسی اور سے گفتگو میں مصروف نہ ہو جائیں یا ادھر اُدھر بکھر نہ جائیں، جب وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو زیارت کرنے والے فرشتے بھی اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔

(۱۴) جب کوئی چیز بھول جائے

ابو موسیٰ المدینی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا: ''جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود وسلام بھیجو، ان شاء اللہ یاد آجائے گی''۔

(۱۵) اعمال حج کی ادائیگی کے دروان

اعمال حج کی ادائیگی کے دروان درود پاک پڑھے، وہ چند مقامات ہیں، ایک تلبیہ سے فراغت کے وقت، دوسرا صفا ومروہ کے درمیان دوڑتے وقت، تیسرا حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، چوتھا نویں ذی الحجہ کو عرفات میں قیام کے وقت، پانچواں مسجد خیف

کے پاس، چھٹا جب طواف وداع سے فارغ ہو، ان تمام مقامات کے متعلق صحابہ کرام اور بعد کے بزرگوں سے آثار مروی ہیں۔

(۱۶) جب کان بجنے لگیں

امام ابوعاصم رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے خادم حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود وسلام بھیجے اور کہے: جس نے میرا ذکر کیا اللہ اس کا بہتر ذکر فرمائے۔

(۱۷) جب پاؤں سو جائے

جب کسی کا پاؤں سو جائے تو اسے چاہیے کہ درود وسلام پڑھے، ابن السنی نے ہیثم بن حنش سے روایت کیا کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، ان کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا: جو تم کو سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہو اس کا ذکر کرو، انہوں نے کہا: یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یوں لگا جیسے رسی کی گرہ کھول دی گئی ہو، انھیں سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کسی شخص کا پاؤں سو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمام لوگوں میں جو تمہارے نزدیک محبوب تر ہے اس کا ذکر کرو، اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چنانچہ اس کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

(۱۸) مدینہ منورہ کی حاضری کے وقت

جب مدینہ طیبہ آئے اور نگاہ حرم شریف پر اور کھجوروں اور مکانات پر پڑے تو سرکار کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے

روضہ انور کے قریب صلاۃ وسلام عرض کرے، کتاب المسالک میں فرمایا: ''جاننا چاہیے کہ جوں جوں مدینہ منورہ کے قریب آئے، صلاۃ وسلام میں اضافہ کرنا مستحب ہے اور وہاں کے میدانوں کی تعظیم وتوقیر کو ملحوظ خاطر رکھے، وہاں کے مکانوں اور ان کے صحنوں کی تعظیم کرے، یہ بھی یقین کرے کہ یہ مقاماتِ وحی اور نزول قرآن کی منازل ہیں اور یہ بھی کہ جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام یہاں کثرت سے آتے جاتے رہے ہیں اور یہ کہ شہنشاہ کونین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یہاں محو استراحت ہیں اور اسی مقدس سرزمین میں مدفون ہیں اور یقین کرے کہ یہ قطعہ زمین بزرگ ترین قطعہ ہے۔

(۱۹) وضو کرنے کے دوران

وضو کرتے وقت آقا علیہ الصلاۃ والسلام پر درود وسلام بھیجا جائے کہ ابن ابی عاصم نے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، کہ جو شخص مجھ پر درود نہ بھیجے اس کا وضو (کامل) نہیں ہوتا۔

(۲۰) وضو کے بعد

ابو الشیخ حافظ نے عبد الرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو سے فارغ ہو تو کہے: أشهد أن لا إله إلّا اللّٰه وأنّ محمّدًا عبده ورسوله پھر مجھ پر درود پڑھے، جب یہ کہہ لے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(۲۱) جمعہ کے دن

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ

پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر اسی وقت پیش کیا جاتا ہے کہ جب وہ درود پڑھ کر فارغ ہوتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: وفات کے بعد بھی ۔ بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے“۔ اس حدیث شریف کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وہ مواقع جہاں علماء ربانیین نے درود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی:

(۲۲) پیر اور جمعرات کے دن

پیر اور جمعرات کے دن درود سلام کی کثرت کرے کہ ان دونوں میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔

(۲۳) منگل کے دن

منگل کے دن درود و سلام پڑھنا کہ ایک ضعیف روایت میں ہے کہ جو کوئی منگل کے دن نماز عشاء کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد ایک مرتبہ، قل ھو اللہ احد تین مرتبہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ اور جب فارغ ہو تو پچاس مرتبہ استغفار اور اتنی ہی مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجے، اللہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ نور سے جگمگاتا ہوگا اور بہت ثواب کا ذکر فرمایا۔

(۲٤) دن کے دونوں کناروں پر

یعنی صبح وشام دوردوسلام پڑھے؛ کیونکہ حدیث میں ہے کہ جوکوئی مجھ پر شام کو درود بھیجے، صبح سے پہلے اس کی مغفرت ہوجائیگی اور جوکوئی شام کو درود بھیجے تو صبح سے پہلے اس کی مغفرت ہوجائیگی۔

(۲۵) شعبان المعظم کے مہینے میں

اس مہینے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوب درودوسلام بھیجا جائے کہ درودوسلام کی آیت مبارکہ اسی مقدس مہینے میں نازل ہوئی نیز حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جوکوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شعبان میں ہر روز ساتھ سو(۷۰۰) مرتبہ درودوسلام بھیجے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے مقرر کردیتا ہے جو اسے حضور کی خدمت میں پہنچاتے ہیں اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک خوش ہوتی ہے۔

(۲۷) تیمّم، غسل جنابت وحیض کے بعد

تیمم، غسل جنابت وحیض کے بعد درودوسلام پڑھے کہ اس کی طرف امام نووی نے کتاب الاذکار میں اشارہ فرمایا۔

(۲۷) اذان کے آگے پیچھے درود وسلام

اذان ایک عظیم الشان دینی شعار ہے؛ لہٰذا اس سے پہلے بھی درودوسلام پڑھنا مستحب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہم کام بھی درود پڑھے بغیر کیا جائے وہ نامکمل رہتا ہے اور اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے سے متعلق

درج ذیل حدیث مبارکہ ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ" جوموذن کی اذان سنکر یہ کہے:

اللّٰھمّ ربّ ھذہ الدعوۃ التامّۃ والصلاۃِ القائمۃِ صلّ علی محمّدٍ عبدِك ورسولِك واَعْطِہِ الوسیلۃَ والشفاعۃَ یومَ القِیامۃِ.

اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(۲۸) اقامت سے پہلے

اقامت سے پہلے بھی درودوسلام پڑھا جائے کہ اقامت بھی مثل اذان ایک اہم دینی کام ہے۔

(۲۹) بازار اور دعوت کی طرف جاتے وقت

جب بازار جائے یا دعوت سے واپس ہوتو درودوسلام پڑھے، ابن ابی حاتم وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا کہ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ مجلس یا دعوت میں بیٹھے ہوں اور کھڑے ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودوسلام اور بہت سی دعائیں نہ کرتے ہوں اور اگر بازار جاتے تو کسی بلند جگہ پر آکر بیٹھ جاتے، اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا کرتے، نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر درودوسلام پڑھتے اور مختلف دعائیں مانگتے۔

(۳۰) جب مساجد کے پاس سے گذر ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مساجد پر تمہارا گذر ہوتو نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم دائما ابداً پر درود بھیجو، اس حدیث کو قاضی اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(۳۱) نفل نماز میں دوران قرأت

امام احمد بن حنبل، امام حسن بصری اور شافعیہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک جب نفل نماز میں قرأت کے دوران سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شریف آجائے یا آیت درود پڑھی جائے تو درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔ (حنفیہ کے اصولوں کے مطابق بھی ایسا کرنا جائز ہے۔ مؤلف) جبکہ امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلقاً فرض و نفل میں ایسا کرنا مستحب ہے۔

(۳۲) خطبہ کہتے وقت

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے عون بن ابی جحفہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں میں سے تھے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے بتایا کہ آنجناب منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام کے بعد فرمایا: "خير هذه الأئمة بعد نبيها أبوبكر والثاني عمر یعنی اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے خیر وبرکت رکھ دے۔

(۳۳) فرض نماز کے قعدۂ اخیرہ میں

یہاں عبارت لکھنی ہے؟؟

(۳۴) جب صدقہ وخیرات دینے سے معذور ہو

ابن وہب نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں اس درود وسلام کو پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

یہی اس کا صدقہ وزکاۃ ہے۔

(۳۵) وصیت لکھواتے وقت

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب صحابی رسول ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے کہا میری وصیت لکھو! پس کاتب نے لکھا: ''یہ وصیت ہے جو ابوبکرہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ..... پھر وصیت میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اس کے ساتھ درود وسلام لکھوایا۔

(۳۶) نماز جنازہ میں

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے صحابی رسول ابوامامہ سہل بن حنیف سے نماز جنازہ کا طریقہ روایت کیا جس میں حمد کے بعد درود پاک پڑھنے کا ذکر کیا۔

(۳۷) میت کو قبر میں اتارتے وقت

میت کو قبر میں اتارتے وقت درود وسلام پڑھے کہ یہ ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

(۳۸) سواری کے وقت

جب کسی جانور (گاڑی) پر سوار ہوتو نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود بھیجے، امام طبرانی نے باب دعا میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا، جوشخص جانور پر سوار ہوتے وقت کہے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيءٌ، سُبْحَانَهُ، لَيْسَ لَهُ سَمِيٌّ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ .

(۳۹) ارادۂ سفر کے وقت

جب ارادۂ سفر کرے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودوسلام بھیجے، امام نووی علیہ الرحمہ نے مسافر کے اذکار میں فرمایا: اپنی دعا کی ابتداء بھی حمد الٰہی اور درود پاک سے کرے اور اختتام بھی۔

(۴۰) تبرکات شریفہ کی زیارت کے وقت

جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات شریفہ، آپ کا وطن پاک اور آپ کے ٹھہرنے کے مقامات جیسے مقام بدر وغیرہ پر نظر پڑے تو درودوسلام پڑھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبد اللہ کا بیان ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا جب کبھی مقام حجون سے گذرتیں یہ کہتیں صلی اللہ علی رسولہ، ہم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ یہاں ٹھہرے تھے، اس وقت ہمارے تھیلے (زادِراہ سے) خالی اور ہلکے پھلکے تھے، اس حدیث

کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(۴۱) تحریر میں درود وسلام

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھےتو درود وسلام بھیجے، ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تحریر میں مجھ پر درود بھیجا، اس تحریر میں جب تک میرا نام باقی رہے گا، فرشتے لکھنےوالے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(۴۲) فتویٰ لکھتے وقت

فتویٰ لکھتے وقت درود وسلام لکھا یا پڑھا جائے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''زوائد الروضہ'' میں فرمایا: ''فتویٰ دیتے وقت مستحب یہ ہے کہ اعوذ باللہ، بسم اللہ، حمد وثناء اور درود وسلام سے ابتداء کرے.....پھر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ اگر سائل سوال کے آخر میں دعا، حمد وثناء یا درود وسلام لکھنے میں غفلت برتے تو مفتی اپنے ہاتھ سے لکھ دے؛ کیونکہ عادت اسی طرح جاری ہے۔

(۴۳) مصافحہ کرتے وقت

جب دو بھائی خواہ نسبی ہوں یا دینی، آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جودو اشخاص، اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں ملاقات کریں اور بوقت ملاقات آپس میں مصافحہ کریں اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام پر درود وسلام بھیجیں، جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہوجاتی ہے اوران کے پہلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(٤٤) ہر اچھے کلام کی ابتداء کے وقت

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ "ہروہ کلام جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر کی جائے وہ برکت سے کٹ جاتا ہے اورنامکمل رہتا ہے"۔

(٤٥) طاعون کے وقت

جب طاعون پھوٹ پڑے تو درودوسلام پڑھا جائے، ابن ابی حجلہ نے ابن خطیب کی زبانی یہ حکایت نقل کی ہے کہ ایک مردصالح نے ان سے فرمایا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درودوسلام پڑھنے سے طاعون کی بیماری ختم ہوجاتی ہے، ابن ابی حجلہ نے کہا: مَیں نے یہ بات دل سے مان لی اور میں ہر وقت یہ پڑھتا رہتا ہوں:

اللّٰھمّ صلِّ علی محمّد...... (آخرتک)۔

(٤٦) خطوط میں درود وسلام

خطوط میں اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام لکھنا امت مسلمہ میں صدیوں سے جاری ہے اور یہ ہی خلیفہ اول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا، حافظ ابوالربیع الکلاعی کی "کتاب الاکتفاء" میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنی سلیم پر مقرر شدہ اپنے عامل خلیفہ بن حاجز کی طرف یوں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ابوبکر کی

جانب سے خلیفہ بن حاجر کی طرف، تم پر سلامتی ہو، بے شک مَیں تمہاری جانب پہلے اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اس کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، امابعد!......۔

(۴۷) جب بے گناہ پر تہمت لگ جائے

جب بے گناہ پر تہمت لگ جائے تو درود وسلام پڑھے، "الدر المنظم" کے مؤلف نے بلا اسناد ایک روایت نقل کی ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت نے نبی علیہ السلام کے پاس آکر ایک شخص کے خلاف چوری کی گواہی دی، اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوا، چوری اونٹ کی تھی، اتنے میں اونٹ نے چلا کر بزبان فصیح کہا: اس کے ہاتھ مت کاٹو چنانچہ وہ شخص چھوٹ گیا، اس سے پوچھا گیا کہ تیری نجات کس سبب سے ہوئی ؟ اس نے کہا: مَیں ہر روز سو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں، اسی کے طفیل میری نجات ہوئی، سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تم دنیا و آخرت کے عذاب سے بچ گئے۔

(۴۸) جب گناہ سرزد ہو جائے

جب کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجے کہ یہ درود اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائیگا، ابن ابی عاصم سے مروی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو کہ درود تمہارا کفارہ ہے'' اور ابوالشیخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے ''مجھ پر درود

بھیجا کرو کہ تمہارا درود بھیجنا تمہاری پاکی کا سبب ہے''۔

(۴۹) زراعت کے وقت

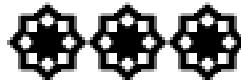
امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا: جو زمین میں بیج ڈالے اس کے لئے مستحب ہے کہ آیہ کریمہ ﴿اَفَرَاَیْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ﴾ کے بعد یوں کہے کہ کھیتی اگانے والا اور فصل پیدا کرنے اور اسے پروان چڑھانے والا اللہ ہی ہے، (پھر یہ درود پڑھے):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا ثَمَرَهٗ وَجَنِّبْنَا ضَرَرَهٗ وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ.

ترجمہ: الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیج اور ہمیں اس کھیتی کا پھل نصیب فرما اور اس کے نقصان سے ہمیں بچا اور ہمیں ان لوگوں میں سے کرنا جو تیری نعمتوں کا شکر کرنے والے ہیں۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے قابل وثوق لوگوں سے سنا ہے کہ یہ کھیتی کے لئے ہر طرح کی آفات مثلاً کیڑے مکوڑے، ٹڈی دل وغیرہ سے امان ہے، اس کا تجربہ کیا گیا تو یونہی پایا گیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ



پانچواں باب

وہ مقامات جہاں درود پڑھنا منع ہے

درود پاک کے تقدس اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کے سبب بعض مقامات پر علماء نے درود پاک پڑھنے سے منع فرمایا، وہ مقامات درج ذیل ہیں:

(۱) جماع کے وقت

(۲) قضائے حاجت کے وقت

(۳) خرید وفروخت کے وقت

(۴) پھسلتے وقت

(۵) کوڑا کرکٹ کی جگہ

(۶) نجاست کی جگہ

(۷) تعجب کے وقت

(۸) جانور کو ذبح کرتے وقت

(۹) چھینکتے وقت

بعض علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے آخری تین مقامات پر درود شریف نہ پڑھنے کے حکم سے اختلاف کیا ہے اور اپنے دلائل کی روشنی میں بعض قیودات کے ساتھ اجازت دی ہے مگر راقم الحروف کا خیال ہے کہ ان مقامات پر درود پاک نہ پڑھنا بہتر ہے کہ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اختلاف علماء سے بچنا بہتر ہے؛ لہذا ان مقامات پر درود شریف کا ترک کرنا احتیاط سے نزدیک تر ہے۔

چھٹا باب

درود و سلام نہ پڑھنے پر وعید

(۱) رحمت خداوندی سے محرومی

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منبر لاؤ! ہم نے منبر حاضر کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے فرمایا: آمین پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے فرمایا: آمین، پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے فرمایا: آمین، جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی، فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے کہا: جو شخص رمضان کو پائے اور مغفرت حاصل نہ کرے، وہ رحمت سے دور ہو، مَیں نے کہا: آمین! جب مَیں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: جس آدمی کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے وہ رحمت خداوندی سے دور ہو، مَیں نے کہا: آمین! جب مَیں منبر کی تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: جس شخص نے بڑھاپے میں ماں، باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا، وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو، مَیں نے کہا: آمین!

اس حدیث مبارکہ کو متعدد محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی کتب میں روایت کیا اور بعض نے درود نہ پڑھنے کے بارے میں جبریل علیہ السلام کی دعا میں مختلف الفاظ بیان کئے، کسی روایت میں یہ ہے کہ "اللہ اسے رحمت سے دور کرے" اور کسی میں "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو" کسی میں "وہ شخص بدبخت ہے" "آگ میں داخل ہو وہ شخص" کسی

میں ''اس کی مغفرت نہ ہو، وہ آگ میں داخل ہو، اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کرے'' کسی میں ''وہ شخص بد بخت ہے یا وہ شخص ہلاک ہو جائے'' اور کسی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ ''اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے، پھر اور دور کرے''۔

(۲) جنت کا راستہ بھول گیا

امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(۳) جہنم رسید ہوا

امام دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن جراء رضی اللہ عنہ سے نبی علیہ اصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ جہنم رسید ہوا''۔

(٤) درود نہ پڑھنا ظلم ہے

امام نمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ((من الجفاء أن أذكر عند رجل فلا يصلّي عليّ)) یعنی یہ ظلم ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(٥) درود شریف نہ پڑھنے والا بخیل ہے

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے نوجوانان جنت کے سردار سیدنا ومولانا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''آدمی کے بخیل ہونے کو یہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے'' اور نوجوانانِ جنت کے سردار سیدنا ومولانا حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ ’’بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔‘‘

(۶) جنت میں بھی حسرت

امام بیہقی رحمۃ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ مجلس میں بیٹھیں، نہ تو اللہ کا ذکر کریں، نہ اس کے نبی پر درود بھیجیں، وہ اگر چہ جنت میں چلے جائیں، جب درود شریف کا ثواب دیکھیں گے یہ حسرت باقی رہے گی۔

(۷) مردار سے زیادہ بدبو دار

امام طیالسی وغیرہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ ’’جہاں بھی لوگ جمع ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود بھیجے بغیر متفرق ہوجائیں، وہ قیامت کو مردار سے زیادہ بدبودار ہوکر اٹھیں گے‘‘۔ حافظ سخاوی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال امام مسلم کی شرط پر صحیح کے رجال ہیں۔

(۸) اس کا کوئی دین نہیں

محمد بن صدان مروزی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو لوگ مجھ پر درود نہ بھیجیں اس کا کوئی دین نہیں۔

(۹) دیدار سے محرومی

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک مرفوع حدیث مروی ہے کہ ’’تین آدمی قیامت کے دن میرا چہرہ نہ دیکھ سکیں گے، ماں باپ کا نافرمان، میری سنت کا تارک، جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے‘‘۔

ساتواں باب

منتخب درود

درودِ عبد السلام ابنِ مشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ درود شریف اپنے زمانے کے قطب الاقطاب، صاحب الکرامات والحال، شیخ عبد السلام ابن مشیش رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ ہے، جو کہ سیدی امام ابو الحسن شاذلی کے مرشد و مربی تھے، یہ درود شریف روحانی ترقیوں کے لئے اکسیرِ اعظم ہے، عارف باللہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء عارفین کے نزدیک یہ افضل ترین صیغوں میں لکھا گیا ہے، اس درود کو روحانی ترقی کے لئے روزانہ بعد نماز فجر تین مرتبہ اور بعد نماز مغرب اور عشاء کے تین تین مرتبہ پڑھ لیا جائے، اس درود پاک کی قرأت میں ایسے اسرار و انوار ہیں کہ جن کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا، اس کے پڑھنے سے مدد الٰہی اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے، اس کے پڑھنے والا ہمیشہ صدق و اخلاص، شرح صدر، یُسرِ امر کے ساتھ، ہر قسم کی ظاہری و باطنی آفات و بلیات و امراض سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے، اُسے اُس کے دشمنوں کے مقابلے میں غالب رکھا جاتا ہے، وہ اپنے تمام معاملات میں اللہ رب العزت کی تائید سے مؤید، اللہ الملک الکریم الوھاب کی نگاہ عنایت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم میں ہوتا ہے (جامع الصلوات)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الْأَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الْأَنْوَارُ،

وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ آدَمَ فَأَعْجَزَ الْخَلاَئِقَ، وَلَهُ تَضَاءَتِ الْفُهُوْمُ، فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَلاَ لاَحِقٌ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهِ مُوْنِقَةٌ، وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ أَنْوَارِهِ مُتَدَفِّقَةٌ، وَلاَ شَيْءَ إِلَّا وَهُوَ بِهِ مَنُوْطٌ؛ إِذْ لَوْ لَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ، صَلاَةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ، وَحِجَابُكَ الْأَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ۔ اَللّٰهُمَّ أَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهِ، وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهِ، وَعَرِّفْنِيْ إِيَّاهُ مَعْرِفَةً أَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ، وَأَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ، وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهِ إِلٰى حَضْرَتِكَ حَمْلاً مَحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ، وَاقْذِفْ بِيْ عَلَى الْبَاطِلِ فَأَدْمَغَهُ، وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْأَحْدِيَّةِ، وَانْشُلْنِيْ مِنْ أَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ، وَأَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰى لَا أَرٰى وَلا أَسْمَعَ وَلَا أَجِدَ وَلَا أُحِسَّ إِلَّا بِهَا، وَاجْعَلِ الْحِجَابَ الْأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوْحِيْ، وَرُوْحَهُ سِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَحَقِيْقَتَهُ جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْأَوَّلِ، يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اِسْمَعْ نِدَائِيْ بِمَا سَمِعْتَ بِهِ نِدَاءَ عَبْدِكَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَانْصُرْنِيْ بِكَ لَكَ، وَأَيِّدْنِيْ بِكَ لَكَ،

وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ، وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ غَيْرِكَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ (اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ) (رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (تین بار)

درودِ شاذلی (صلاة النور الذاتي)

یہ درود پاک قطب الاقطاب الغوث الفرد امام ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا درود ہے، امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا ثواب ایک لاکھ درودوں کے برابر ہے اور ہر مشکل کی آسانی کے لئے پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ پڑھا جائے، علماء نے اس کے نہایت عظیم فوائد بیان فرمائے ہیں۔ (جامع الصلوات)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنُّوْرِ الذَّاتِيْ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ.

درود شب جمعہ (صلاةُ العالي القدر)

جوکوئی اس درود شریف کو ہر شب جمعہ باقاعدگی سے پڑھے وہ دیکھے گا کہ سرور کونین شفیع مذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود اپنے دست مبارکہ سے اُسے قبر میں اتار رہے ہیں، امام صاوی اور امام امیر نے اس درود پاک کو جلال الملت والدین علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا اور علامہ زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بہت فضائل بیان فرمائے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِيْ الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

درودِ نادریہ (مفتاح الکنز المحیط)

علامہ سید محمد نازلی رحمۃ اللہ علیہ نے امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے اس درود پاک کی فضیلت میں لکھا کہ ''جو کوئی ہیشگی کے ساتھ اس درود پاک کو روزانہ 41 اکتالیس یا 100 سو بار یا زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم وفکر کو دور، کرب والم کو دفع، اس کے کام کو آسان، اس کے راز کو اس کی شان اور حسن حال کے مطابق روشن، اس کے رزق میں وسعت کردے گا، اس پر بھلائی اور نیکیوں کے دروازے کھول دیگا، اس کا حکم اٹل چیزوں میں نافذ ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اسے حوادث زمانہ، بھوک وفقر سے محفوظ فرمائے گا، اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پورا فرمادے گا مگر یہ تمام فوائد مستقل مزاجی سے پڑھنے سے حاصل ہوں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ